اللہ کی حکمت بالغہ کا ادراک کوئی نہیں کرسکتا۔حکمت کسی چیز کواس کی مناسب جگہ رکھنے کوکہا جاتا ہے۔حکمت الٰہی کی دو قسمیں ہیں:

(۱) کونی وقدری حکمت سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے جتنے امور اس کائنات میں تخلیق کیے ہیں، ان سب میں کوئی عمومی یا خصوصی حکمت ضرور پائی جاتی ہے۔اس حکمت میں بندوں کے متعلق مختلف فیصلے کرنا بھی شامل ہے۔مثلاً آسائش وخوشحالی اور غمی و پریشانی وغیرہ۔اللہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی کا قول وفعل نقل فرمایا: ﴿فلن أبرح الأرض حتى يأذن لي أبي أو يحكم الله لي وهو خير الحاكمين﴾ (يوسف: ۸۰) یہاں ''کونی حکم'' ہی مراد ہے۔

(۲) شرعی حکمت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام شریعتیں اپنے اپنے زمانوں اور جگہوں میں انتہائی مناسب تھیں۔اللہ کا فرمان ہے: ﴿ومن أحسن من الله حكما لقوم يوقنون﴾ (المائدة: ۵۰) ﴿ذلكم حكم الله يحكم بينكم والله عليم حكيم﴾ (الممتحنة: ۱۰) ان آیتوں میں ''حکم'' سے مراد شرعی حکم ہے۔

اللہ کی حکمتیں شرعی ہوں یا کونی' سب انتہائی قابل تعریف مقاصد کے لیے ہوتی ہیں، جنہیں کبھی ہم جانتے ہیں اور کبھی نہیں جانتے۔شرعی اور کونی حکم میں فرق یہ ہے کہ شرعی حکم پر چلنا اور اسے اپنانا مکلفین کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ان میں مومن، فاسق، کافر سب شامل ہیں۔جبکہ کونی قدری حکم اللہ پاک کی مشیت سے بہرصورت واقع ہوتی ہے، وہ ہر حال میں اللہ کی مشیت (کونی وقدری) کے مطابق ہوتا ہے اور اٹل ہے۔(ابن العثيمين)

زیر تفسیر آیت مبارکہ قرآنی دعاؤں میں سے ایک عظیم وجامع دعا ہے، جس کے ذریعے حصول علم کے لیے التجا کی جاسکتی ہے اور اس میں بہت سارے آداب دعا شامل ہیں۔مثلاً اللہ پاک کی تنزیہ (پاکیزگی بیان کرنا)، اپنی جہالت اور عاجزی کا اعتراف، کمالِ علم وحکمت کی نسبت اللہ کی طرف کرنا اور اسماءِ حسنیٰ کا وسیلہ اختیار کرنا وغیرہ۔

الشیخ عبدالرحمٰن سعدیؒ فرماتے ہیں: اسمائے حسنیٰ کے بہت سارے اصول اور فوائد ہیں۔ان میں سے ایک اہم اصول یہ ہے کہ اللہ کے اسماءِ حسنیٰ صرف عَلَم (نام) نہیں، بلکہ نام ہونے کے ساتھ صفات کاملہ پر بھی مشتمل ہوتے ہیں۔اور اسماءِ حسنیٰ کی معرفت کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ انسانی حاجتوں کے لیے حسب موقع مناسب اسماءِ حسنیٰ کے ساتھ دعا کی جاسکتی ہے اور یہ وسیلہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔مثلاً بندہ اس طرح دعا کرے: ''اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، کیونکہ آپ غفور اور رحیم ہیں۔'' اسی طرح (وتب علي يا تواب) (وارزقني يا رزاق) وغیرہ (تفسير السعدى عند تفسير الآية ﴿ولله الأسماء الحسنىٰ فادعوه بها﴾).

زیر تفسیر آیت میں بھی اسی اہم اصول کو اپنایا گیا ہے۔چونکہ یہ دعا' علم وحکمت کے حصول کے لیے تھی، اس لئے اس کے آخر میں ﴿انك انت العليم الحكيم﴾ ذکر کرنا انتہائی موزون اور مناسب ہے۔

درس حدیث:

آفات ارضی وسماوی کے اسباب

ثناءاللہ عبدالرحیم

عن عبد الله بن عمر قال: اقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "يا معشر المهاجرين خمس اذا ابتليتم بهن، واعوذ بالله ان تدركوهن: لم تظهر الفاحشة فى قوم قط حتى يعلنوا بها، الا فشا فيهم الطاعون، والاوجاع التى لم تكن مضت فى أسلافهم الذين مضوا، ولم ينقصوا المكيال والميزان الا اخذوا بالسنين وشدة المئونة وجور السلطان عليهم، ولم يمنعوا زكاة أموالهم الا منعوا من السماء، ولولا البهائم لم يمطروا، ولم ينقضوا عهد الله وعهد رسوله، الا سلط الله عليهم عدوا من غيرهم فأخذوا بعض مافى أيديهم، وما لم تحكم بكتاب الله ويتخيروا مما انزل الله الا جعل الله بأسهم بينهم."

تخریج: اخرجه الامام ابن ماجه فى سننه ٢/١٣٣٣ ، حديث رقم:٤٠١٩ ۔امام البانی نے اس کومجموع الطرق سے حسن قرار دیا ہے۔ (صحيح ابن ماجه ۔ للالبانى)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتا ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہوکرارشادفرمایا: ''اے مہاجرین کی جماعت! پانچ ایسی چیزوں کی طرف دھیان رکھو،تم میں سے جس کوبھی ان پانچ چیزوں میں مبتلا کیا جائے اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، کہ تم ان میں مبتلا ہوں: (۱) کسی بھی قوم میں فاحشہ (زنا) کھلم کھلا ظاہر ہوگا،تو ان میں طاعون کی بیماری عام ہوگی، اوروہ ان تکالیف سے دوچار ہونگے ، جوان کے اسلاف میں نہیں تھیں۔ (۲) اور جوقوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے، ان کو قحط سالی کی سخت مصیبتوں اورحکمرانوں کے ظلم میں مبتلا کرلیا جاتا ہے۔ (۳) اور جولوگ اپنے مالوں کی زکاۃ نہیں دیتے، ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔اگر جانور نہ ہوتے تو بارش ہی نہ ہوتی۔ (۴) اور جولوگ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے عہدو پیمان کو توڑ ڈالیں، تو اللہ پاک ان پر دشمن اقوام کومسلط کرے گا۔ جوان کے مال ودولت عزت وناموس لوٹیں گے۔ (۵) اور جوقوم کتاب اللہ کواپنا دستور اور حاکم نہ مانے اوراللہ کے نازل کردہ احکامات میں من مانی کرے اوراختیارات چلائے ،تو اللہ تعالیٰ انکوآپس میں لڑائے گا اورخانہ جنگی میں مبتلا کرے گا۔''

تشریح: گناہ ایسی بری بلا ہے جس کی وجہ سے اللہ پاک انسان کو دنیاوی واخروی نقصانات سے دوچار کردیتا ہے۔ مذکورہ حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے بالاختصار بعض گناہوں اوران کے نقصانات کا تذکرہ فرمایا ہے۔جن میں سے بعض حقوق اللہ سے، بعض حقوق العباد سے اور بعض دونوں حقوق سے تعلق رکھتے ہیں۔

زنا حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں سے تعلق رکھتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا جس قوم میں زنا عام ہوگا تو اللہ پاک اس قوم کو طاعون جیسی مہلک بیماری میں مبتلا کرے گا۔زکاۃ حقوق العباد سے متعلق ہے، جوقوم زکاۃ ادانہیں کرتی ،اللہ ان پر بارش کا ایک قطرہ بھی نازل نہ فرماتا اگر جانور نہ ہوتے۔(چونکہ یہ غیر مکلّف ہیں)ناپ تول میں کمی کرنا قحط سالی اور حکمرانوں کی غدارانہ اورظالمانہ پالیسیوں کا سبب ہے۔یہ ساری چیزیں الجزاء من جنس العمل کے مطابق انسان کونقصان پہنچانے والی ہیں۔

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے انسان کی معاشرتی زندگی کی اصلاح کی طرف خصوصی توجہ دی ہے۔تجربہ میں بھی یہ چیزیں واقع ہوئی ہیں۔حال ہی میں مسلمانوں پہ جو مصیبتیں آئی ہیں' وہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔مذکورہ حدیث میں قرآن مجیداوراسلامی شریعت کو حاکم اور دستورالعمل بنانے کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے۔یہی وہ برحق شریعت ہے جس کو پس پشت ڈالنے پراللہ تعالیٰ نے مختلف سابقہ اقوام کوتباہ وبرباد کیا۔اللہ کا فرمان ہے:﴿**ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدى الناس**......﴾ (الروم/۴۱)''لوگوں کی بداعمالی کی وجہ سے خشکی اورتری ،جنگل وبستی میں بگاڑ ہی بگاڑ ظاہر ہوگیا''۔

معلوم ہوا کہ معصیت الٰہی باعث عذاب ہے۔آج کل ہرجگہ فساد اور جنگ وجدال کی وجہ سے دلوں میں قلق واضطراب ہے۔ان تمام کا سبب بھی معصیت الٰہی اور نافرمانیاں ہیں۔اگر سابقہ امتوں کی ہلاکت و بربادی کی وجہ تلاش کی جائے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ صرف معصیت الٰہی ہے۔اور جوقوم برسراقتدار ہوجاتی ہے،اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے بہت جلد کچل دی جاتی ہے۔ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کے صحیح اعمال اوراعتقاد کی برکت سے ہرجگہ غلبہ اورتسلط حاصل ہوتا تھا۔بڑی بڑی جابراور ظالم سلطنتیں ان سے لرزہ براندام ہوتی تھیں۔انہوں نے ہی قیصروکسریٰ کی سپر پاورسلطنتوں کے تختے الٹ دیے۔جہاں جاتے فتح ونصرت ان کی قدم بوسی کرتی تھی۔گویا اصلاح عمل کا یہ سیل رواں کہیں تھمتا نہیں تھا۔لیکن جب سے مسلمانوں میں صحیح عمل واعتقاداوراسلامی غیرت باقی نہیں رہی' تب سے محکومیت ،ذلت اورمسکنت کی زنجیروں میں جکڑ دیے گئے۔

معصیت الٰہی کی وجہ سے ہود علیہ السلام، صالح علیہ السلام، لوط علیہ السلام کی قومیں اور دیگر مشہور اقوام ہلاک ہوئیں۔نوح علیہ السلام کی قوم طوفان میں ہلاک کی گئی۔اللہ نے فرمایا:﴿**مما خطيئتهم أغرقوا فأدخلوا ناراً فلم يجدوا لهم من دون الله أنصارا** ۞﴾ (نوح:۲۵) قوم عاد کوہوا کے ذریعے ہلاک کردیا گیا، وجہ معصیت الٰہی تھی۔اللہ کا ارشاد ہے ﴿**وفي عاد اذ أرسلنا عليهم الريح العقيم ۞ ماتذر من شئ أتت عليه الا جعلته كالرميم ۞**﴾(الذاریات:۴۲)اور فرمایا﴿**وأما عاد فأهلكوا بريح صرصر عاتية ۞ سخرها عليهم سبع ليال وثمانية أيام حسوما فترى القوم فيها صرعى كأنهم أعجاز نخل خاوية ۞ فهل ترى لهم من باقية** ۞﴾(الحاقۃ:۸) صالح علیہ السلام اور شعیب علیہ السلام کی قوم (اہل مدین) کوزلزلہ سے ہلاک کردیا گیا۔اللہ کا فرمان ہے﴿**وقالوا یاصالح ائتنا بما تعدنا ان**

كنت من المرسلين ❁ فأخذتهم الرجفة فأصبحوا في دارهم جثمين ❁ ﴾(الأعراف: ۷۹) اور فرمایا﴿والی مدين أخاهم شعيبا قال يقوم اعبدوا الله ما لكم من اله غيره قد جاء تكم بينة من ربكم فأوفوا الكيل والميزان ولا تبخسوا الناس اشياء هم ولا تفسدوا في الأرض بعد اصلاحها ذلكم خير لكم ان كنتم مؤمنين ❁ ﴾ پھر قوم کا یہ جواب تھا ﴿وقال الملأ الذين كفروا من قومه لئن اتبعتم شعيبا انكم اذا لخسرون ❁ فأخذتهم الرجفة فأصبحوا في دارهم جثمين ❁ ﴾(الأعراف: ۸۵۔۹۳)

حضرت یونس علیہ السلام باوجود نبی صادق ہونے کے معمولی لغزش کی وجہ سے سمندر کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کی صورت میں (جیل خانے میں) گرفتار ہوئے۔ فرعون بڑا سرکش تھا، اللہ نے اسے پانی میں غرق کیا۔ بنی اسرائیل نے اللہ کی حکم عدولی کی تو اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ملعون ٹھہرایا۔﴿لعن الذين كفروا من بني اسرائيل على لسان داود وعيسى بن مريم ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون ❁ كانوا لايتناهون عن منكر فعلوه لبئس ما كانوا يفعلون ❁ ﴾(المائدہ: ۷۸) غرض گناہوں کی وجہ سے اللہ نے تمام اقوام کو ہلاک کر دیا۔ اور جس قوم میں برائی عام ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ صرف برائی والوں کو نہیں بلکہ تمام کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے﴿واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة﴾(الأنفال: ۲۵) اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا(ان الله لايعذب العامة بعمل الخاصة حتى يروا المنكر بين ظهرانيهم وهم قادرون على أن ينكروه فلاينكرونه فاذا فعلوا ذلك عذب الله الخاصة والعامة) ''اللہ خاص لوگوں کے عمل پر عام لوگوں کو عذاب نہیں دیتا مگر جب وہ اپنے سامنے بدی کو دیکھیں اور اس کو روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اس کو نہ روکیں تو اللہ خاص اور عام سب کو مبتلائے عذاب کر دیتا ہے۔'' (مسند احمد: ۴/۱۹۲)

برائی کے نقصانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان جب برائی میں مبتلا ہوتا ہے اور اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا تو اللہ پاک اس کے دل پر ایک سیاہ داغ لگاتے ہیں، پھر لگاتار گناہوں سے داغدار ہوتے ہوئے گنہگار کا دل خیر و شر کی تمیز سے بالکل خالی ہو جاتا ہے اور یہی وہ ''ران'' (زنگ) ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے﴿كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون ❁ ﴾ اور اسی زنگ کو قرآن میں ختم، طبع سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۱/۴۹)

امام ابن القیم فرماتے ہیں: گناہوں کے نقصانات میں سے ایک یہ ہے(ومنها ظلمة يجدها في قلبه حقيقة يحس بها كما يحس بظلمة الليل البهيم فتصير ظلمة المعصية لقلبه كالظلمة الحسية لبصره، فان الطاعة نور والمعصية ظلمة وكلما قويت الظلمة ازدادت حيرته حتى يقع في البدع والضلالات والأمور المهلكة وهو لايشعر كاعمى خرج في ظلمة الليل يمشي وحده وتقوى هذه الظلمة حتى تظهر في العين ثم تقوى حتى